آئین کی اسلامی دفعات کو مذاق بنانا تشویشناک ہے

عدلیہ اور الیکشن کمیشن نے آئین کی دفعات 63/62 کا واویلا بہت کیا لیکن اس کی چھلنی سے ایک بھی مگرمچھ نہ پکڑ سکے، محض امیدواروں کو ذلیل کرنے کیلئے استعمال ہوا صادق اور امین کی شرط کا مطلب تھا کہ امیدوار جھوٹا اور بے ایمان نہ ہو، سادہ سی بات پیچیدہ بنادی گئی، ڈاکٹر عامر لیاقت نے ریڈیمیڈ مولویوں سے یہاں تک فتویٰ لیا کہ صادق اور امین تو رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی ہو ہی نہیں سکتا

موصوف نے صحابہ کرامؓ اور محدثین عظامؒ سمیت تمام اسلاف کی سچائی اور امانتداری کا انکار کر کے دین اسلام کے بنیادی مآخذ قرآن وحدیث ہی کو مشکوک بنادیا جبکہ محدثین کے ہاں راوی حدیث کیلئے صادق اور امین ہونا لازمی شرط تھی

اس مرتبہ عدلیہ کے دباؤ اور الیکشن کمیشن کا عزم اس بات پر نظر آتا تھا کہ امیدواروں کی اسکروٹنی اتنی سختی کے ساتھ کی جائے گی کہ کوئی کرپٹ اور دھوکے باز دوبارہ اسمبلی میں نہیں پہنچ سکے گا چنانچہ اس مقصد کیلئے آئین پاکستان کی اسلامی دفعات کا سہارا لینا تھا بالخصوص دفعات نمبر 63-62 کا جس میں امیدواروں کیلئے شرائط کا ذکر ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں کے انقلابی خواہ وہ طالبان کی شکل میں ہوں یا عدلیہ اور الیکشن کمیشن کی صورت میں آئیڈیلسٹ ہوجاتے ہیں زمینی حقائق کو نظرانداز کر کے لفظی اصولوں کو جوں کا توں لاگو کرنا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ بے عزتی کے سوا کچھ نہیں نکلتا وہی ہوا جس کا ڈر تھا عدلیہ اور الیکشن کمیشن نے آئین کی اسلامی دفعات کا واویلا تو بہت کیا لیکن 62/63 کی چھلنی سے چھوٹی مچھلی تو کیا پکڑتے "بڑے بڑے مگرمچھ بھی نہ پکڑ سکے اور ریٹرننگ

آفیسرز کے طرزِ عمل سے یہ تاثر ملا کہ ان آئینی دفعات کو محض امیدواروں کو ذلیل کرنے کیلئے استعمال کیا گیا جبکہ بردباری اور سنجیدگی کا تقاضا یہ تھا کہ ٹھوس شواہد اور ثبوتوں کے ساتھ امیدواروں پر ان دفعات کا نفاذ ہوتا اور اس اعتبار سے جن کا کردار واضح نہیں تھا ان سے متعلق حسن ظن رکھتے ہوئے انہیں الیکشن کا اہل قرار دے دیا جاتا افسوس کہ ریٹرننگ افسران کے طرزِ عمل نے آئین کی اسلامی دفعات کو مذاق بنا ڈالا اور وہ سیکولر عناصر جنہیں پہلے ہی یہ دفعات بہت چبھتی ہیں وہ اپنی بھڑاس نکالنے کیلئے اخباری صفحات اور ٹی وی چینلز کی اسکرینوں پر نمودار ہو گئے یہ انتہائی تشویشناک بات ہے کیونکہ وطن عزیز کا اسلامی تشخص بہت حد تک آئین کی اسلامی دفعات پر منحصر ہے موجودہ صورتحال جس میں اعلانیہ ان دفعات کو ناقابل عمل قرار دے کر مذاق بنایا جا رہا ہے یہ تاثر مل رہا ہے کہ خاکم بدہن شاید آئندہ منتخب پارلیمنٹ کو ان دفعات پر ہاتھ صاف کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔

تبدیلی اور انقلاب کا فطری طریقہ تبدیلی کو پروسس میں ڈالنا ہے لیکن ہمارے ہاں ہر ایک راتوں رات انقلاب برپا کر کے قوم کا ہیرو بننے کا خواہشمند ہے۔ طالبان ازم اب صرف مذہبی طبقے میں ہی سرایت نہیں کیا بلکہ بے صبرے پن اور عدم برداشت کی فکر سیکولر یا کم مذہبی طبقوں میں بھی اپنی جگہ بنا چکی ہے سیکولر طبقے نے اسلامی دفعات کا اس طرح مذاق بنایا کہ گویا پاکستان میں کوئی ایسا نہیں جو آئین کی ان دفعات پر پورا اتر سکے۔ ہمارے نام نہاد بعض مولوی حضرات سیکولر طبقوں سے بھی دو ہاتھ آگے نکل گئے انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری اسلامی تاریخ میں نبی کریم ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا ان شرائط پر پورا اتر ہی نہیں سکتا۔

ڈاکٹر عامر لیاقت حسین جو صحابہ کرامؓ پر ہاتھ صاف کرنے کے موقع کی تلاش میں رہتے ہیں موصوف نے دو ریڈی میڈ مولویوں کو بٹھا کر اپنے پروگرام میں یہ فتویٰ صادر فرمادیا کہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا صادق و امین ہو ہی نہیں سکتا گویا اسلامی تاریخ میں صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک کوئی سچا اور امانتدار گزرا ہی نہیں اس طرح موصوف نے دین اسلام کو مشکوک بنا دیا۔

محدثین کے ہاں راوی حدیث کیلئے صادق اور امین ہونا شرط ہے جبکہ مولوی صاحبان کے فتویٰ کے مطابق کوئی امتی صادق اور امین ہو ہی نہیں سکتا۔ صادق اور امین کی شرط کا مطلب یہ تھا کہ امیدوار جھوٹا اور بے ایمان نہیں ہونا چاہیے علمی اور جاہلانہ موشگافیوں کے ذریعے سادہ سی بات کو پیچیدہ بنا دیا گیا اور ظاہر ہے اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ آئین کی اسلامی دفعات کو ناقابل عمل قرار دے کر ان سے جان چھڑائی جائے اور وطن عزیز کو آئینی اعتبار سے بھی مادر پدر آزاد بنا دیا جائے۔ (بشکریہ: پندرہ روزہ ''حدیبیہ'' کراچی)